ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیت ۲۵

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

ط و ل

طَالَ ۔ يَطُوْلُ (ن) طَوْلًا :(۱) دراز ہونا' لمبا ہونا۔(۲) خیرات دینا۔ بخشش کرنا (یعنی دولت میں لمبا ہونا)۔ ﴿فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ﴾ (الحدید:۱۶) ''پھر دراز ہوئی ان پر مدّت تو سخت ہو گئے ان کے دل۔''

طُوْلٌ (اسم ذات) : لمبائی۔ ﴿وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾﴾ (بنی اسراء یل) ''اور تو ہرگز نہیں پہنچے گا پہاڑ کو بلحاظ لمبائی کے۔''

طَوِيْلٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : لمبا۔ ﴿اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾﴾ (المزمل) ''بے شک آپ کے لیے دن میں ایک لمبی مصروفیت ہے۔''

طَوْلٌ (اسم ذات) : سخاوت' مال' دولت۔ ﴿شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ؕ﴾ (المؤمن:۳) ''سخت پکڑ والا' جُود و کرم والا'' ﴿اِسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ﴾ (التوبۃ:۸۶) ''اجازت چاہتے ہیں آپؐ سے دولت والے۔''

تَطَاوَلَ (تفاعل) تَطَاوُلًا : دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا' لمبائی ظاہر کرنا۔ ﴿فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (القصص:٤٥) ''پھر لمبائی ظاہر کی ان پر عمر نے۔''

ف ت ی

فَتِيَ۔ يَفْتِيْ (س) فَتًى : نوجوان ہونا' خادم ہونا (زیادہ تر نوعمر لڑکے نوکر رکھے جاتے ہیں)۔

فَتًى تثنیہ فَتَيَانِ ج فِتْيَانٌ اور فِتْيَةٌ : نوجوان لڑکا' نوعمر خادم یا ملازم۔ ﴿قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾﴾ (الانبیاء) ''انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ایک نوجوان کو وہ ذکر کرتا ہے ان کا (یعنی بتوں کو برا کہتا ہے) جس کو کہا جاتا ہے ابراہیم''۔ ﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ﴾ (یوسف:٣٦) ''اور داخل ہوئے اس کے ساتھ قید خانے میں دو نوجوان''۔ ﴿وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ﴾ (یوسف:٦٢) ''اور انہوںؑ نے کہا اپنے خادموں سے کہ تم لوگ رکھ دو ان کی پونجی''۔ ﴿اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ﴾ (الکھف:١٣) ''بے شک وہ لوگ کچھ نوجوان تھے جو ایمان لائے اپنے ربّ پر۔''

فَتَاةٌ ج فَتَيَاتٌ : نوجوان لڑکی' خادمہ' کنیز' آیت زیر مطالعہ۔

اَفْتٰى (افعال) اِفْتَاءً : مسئلے کا حل بتانا' فتویٰ دینا۔ (ذہنی صلاحیت کے لحاظ سے کسی کو نوجوان کرنا۔ علمی خدمت کرنا)۔ ﴿قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ﴾ (النساء:١٧٦) ''آپؐ کہیے کہ اللہ بتاتا ہے تم کو کلالہ کے بارے میں۔''

اَفْتِ (فعل امر) : تو بتا' تو فتویٰ دے۔ ﴿اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ﴾ (یوسف:٤٦) ''تو بتا ہمیں سات موٹی گایوں کے بارے میں۔''

اِسْتَفْتٰى (استفعال) اِسْتِفْتَاءً : مسئلے کا حل پوچھنا' فتویٰ مانگنا۔ ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَاءِ﴾ (النساء:١٢٧) ''اور یہ لوگ پوچھتے ہیں آپؐ سے عورتوں کے بارے میں۔''

اِسْتَفْتِ (فعل امر) : تو پوچھ' تو فتویٰ مانگ۔ ﴿فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''تو آپؐ ان لوگوں سے پوچھیں: کیا آپؐ کے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے؟''

خ د ن

ثلاثی مجرد سے نہیں آتا۔

خَادَنَ (مفاعلہ) مُخَادَنَةً : ایک دوسرے سے دوستی کرنا' یاری لگانا۔

خِدْنٌ ج اَخْدَانٌ : (مذکر و مؤنث دونوں کے لیے آتا ہے) دوست' یار' آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''مَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''طَوْلًا'' تمیز ہے ''يَسْتَطِعْ'' کی۔ ''فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ'' جواب شرط ہے اور ''مِنْ فَتَيٰتِكُمْ'' اس کا بدل ہے۔ ''اَعْلَمُ'' تفضیل کل ہے اور ''وَاللّٰهُ'' کی خبر ہے۔ ''مُحْصَنٰتٍ' غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ'' اور ''لَا مُتَّخِذٰتِ'' یہ سب حال ہیں۔ ''ذٰلِكَ'' کا اشارہ ''فَانْكِحُوْهُنَّ'' کی طرف ہے۔

ترجمہ:

وَمَنْ :اور جو
مِنْكُمْ :تم میں سے
اَنْ :کہ
الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ :مسلمان خاندانی عورتوں سے
مَلَكَتْ :مالک ہوئے
مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ: تمہاری مسلمان لونڈیوں میں سے
اَعْلَمُ :خوب جانتا ہے
بَعْضُكُمْ :تم میں کا کوئی
فَانْكِحُوْهُنَّ: پس تم لوگ نکاح کروان سے
وَاٰتُوْهُنَّ :اور تم لوگ دوان کو
بِالْمَعْرُوْفِ :بھلے طریقے سے
غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ :بدکاری نہ کرنے والیاں ہوتے ہوئے
فَاِذَآ :پس جب
فَاِنْ :پھر اگر
بِفَاحِشَةٍ :کوئی بے حیائی
نِصْفُ مَا :اس کا آدھا جو
مِنَ الْعَذَابِ :سزا میں سے
لِمَنْ :اس کے لیے ہے جو
الْعَنَتَ : مشکل میں پڑنے سے
وَاَنْ :اور (یہ) کہ
خَيْرٌ :(تو یہ) زیادہ بہتر ہے
وَاللّٰهُ :اور اللہ
رَّحِيْمٌ: ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

لَّمْ يَسْتَطِعْ :صلاحیت نہیں رکھتا
طَوْلًا :بلحاظ دولت کے
يَّنْكِحَ :وہ نکاح کرے
فَمِنْ مَّا :تو وہ جن کے
اَيْمَانُكُمْ :تمہارے داہنے ہاتھ
وَاللّٰهُ :اور اللہ
بِاِيْمَانِكُمْ :تم لوگوں کے ایمان کو
مِّنْۢ بَعْضٍ :کسی سے ہے
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ: ان کے مالکوں کی اجازت سے
اُجُوْرَهُنَّ :ان کے حق مہر
مُحْصَنٰتٍ :محفوظ کی ہوئیں ہوتے ہوئے
وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ :اور کچھ دوست نہ بنانے والیاں ہوتے ہوئے
اُحْصِنَّ :وہ محفوظ کر دی جائیں
اَتَيْنَ :وہ کریں
فَعَلَيْهِنَّ :تو ان پر ہے
عَلَى الْمُحْصَنٰتِ :خاندانی خواتین پر ہے
ذٰلِكَ :وہ (یعنی کنیز سے شادی کرنا)
خَشِيَ :ڈرے
مِنْكُمْ :تم میں سے
تَصْبِرُوْا :تم لوگ صبر کرو
لَّكُمْ :تمہارے لیے
غَفُوْرٌ :بے انتہا بخشنے والا ہے

نوٹ: کوئی آزاد یعنی خاندانی شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے۔ اگر کوئی غیر شادی شدہ یہی جرم کرے تو اس کی سزا ایک سو کوڑے ہیں۔ لیکن یہی جرم اگر کسی غلام یا کنیز سے ہوتا ہے' تو خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ' دونوں صورتوں میں اس کی سزا پچاس کوڑے ہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۟ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۞ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۞

م ی ل

مَالَ۔ يَمِيْلُ (ض) مَيْلًا : درست سمت چھوڑ کر غلط سمت میں جھکنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) بھٹک جانا' آیت زیرِ مطالعہ۔ (۲) جھک جانا' ایک طرف کا ہو رہنا۔ ﴿فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ﴾ (النساء:۱۲۹) ''پس تم لوگ ایک کے مت ہو رہو کہ پھر تم چھوڑ دو دوسری بیوی کو لٹکائی ہوئی کی مانند۔'' (۳) کسی پر حملہ کرنا۔ ﴿فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ﴾ (النساء:۱۰۲) ''تو وہ لوگ حملہ کر دیں تم پر' یکبارگی حملہ کرتے ہوئے۔''

ترکیب: ''يَهْدِيَ'' اور ''يَتُوْبَ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ ''لِيُبَيِّنَ'' کی لام پر عطف ہیں۔ جبکہ ''سُنَنَ الَّذِيْنَ'' میں ''سُنَنَ'' کی نصب مفعول ہونے کی وجہ سے ہے جو ''يُبَيِّنَ'' اور ''يَهْدِيَ'' دونوں کا مفعول ہے۔ ''اَنْ يُّخَفِّفَ'' کا مفعول محذوف ہے جو ''اَلْعَنُوْتَ'' (دشواری) ہوسکتا ہے۔

ترجمہ:

يُرِيْدُ : چاہتا ہے	اللّٰهُ : اللہ
لِيُبَيِّنَ : کہ وہ خوب واضح کرے	لَكُمْ : تمہارے لیے
وَيَهْدِيَكُمْ : اور یہ کہ وہ ہدایت دے تم کو	سُنَنَ الَّذِيْنَ : ان (لوگوں) کے طریقوں کی جو
مِنْ قَبْلِكُمْ : تم سے پہلے (گزرے) ہیں	وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ : اور یہ کہ وہ تمہاری توبہ قبول کرے
وَاللّٰهُ : اور اللہ	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے
حَكِيْمٌ : حکمت والا ہے	وَاللّٰهُ : اور اللہ
يُرِيْدُ : چاہتا ہے	اَنْ : کہ
يَّتُوْبَ : وہ (رحمت کے ساتھ) متوجہ ہو	عَلَيْكُمْ : تم پر
وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ : اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو	يَتَّبِعُوْنَ : پیروی کرتے ہیں

الشَّهَوٰتِ :خواہشات کی
اَنْ :کہ
تَمِيْلُوْا :تم لوگ بھٹک جاؤ
مَيْلًا عَظِيْمًا :بہت زیادہ بھٹکنا
يُرِيْدُ :چاہتا ہے
اللّٰهُ :اللہ
اَنْ :کہ
يُّخَفِّفَ :وہ ہلکا کرے (دشواری کو)
عَنْكُمْ :تم سے
وَخُلِقَ :اور پیدا کیا گیا
الْاِنْسَانُ :انسان کو
ضَعِيْفًا :کمزور

آیات ۲۹ تا ۳۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝29 وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا
وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝30 اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ
عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝31 وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ
وَسْـــَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِـيْمًا ۝32

ترکیب: ''تَكُوْنَ'' کا اسم اس میں شامل ''هِيَ'' کی ضمیر ہے جو ''اَمْوَالَ'' کے لیے ہے۔ ''تِجَارَةً'' اس کی خبر ہے۔ ''يَفْعَلْ'' کا مفعول ''ذٰلِكَ'' ہے۔ ''عُدْوَانًا'' اور ''ظُلْمًا'' حال ہیں۔ ''نُدْخِلْ'' کا مفعول ''كُمْ'' کی ضمیر ہے۔ ''مُدْخَلًا'' ظرف ہے اور ''كَرِيْمًا'' اس کی صفت ہے۔ ''نَصِيْبٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لِلرِّجَالِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ :اے لوگو جو
اٰمَنُوْا :ایمان لائے
لَا تَاْكُلُوْٓا :تم لوگ مت کھاؤ
اَمْوَالَكُمْ :تمہارے مال
بَيْنَكُمْ :آپس میں
بِالْبَاطِلِ :ناحق
اِلَّآ اَنْ :سوائے اس کے کہ
تَكُوْنَ :وہ ہو
تِجَارَةً :کوئی تجارت
عَنْ تَرَاضٍ :باہمی رضامندی سے
مِّنْكُمْ :تم لوگوں میں
وَلَا تَقْتُلُوْٓا :اور مت قتل کرو
اَنْفُسَكُمْ :اپنوں کو
اِنَّ اللّٰهَ :یقیناً اللہ
كَانَ :ہے
بِكُمْ :تم پر
رَحِيْمًا :رحم کرنے والا
وَمَنْ :اور جو

يَّفْعَلْ :کرے گا	ذٰلِكَ : یہ
عُدْوَانًا :زیادتی کرتے ہوئے	وَّ ظُلْمًا :اور ظلم کرتے ہوئے
فَسَوْفَ :تو عنقریب	نُصْلِيْهِ :ہم ڈالیں گے اس کو
نَارًا :ایک آگ میں	وَ كَانَ :اور ہے
ذٰلِكَ :یہ	عَلَى اللّٰهِ :اللہ پر
يَسِيْرًا :آسان	اِنْ :اگر
تَجْتَنِبُوْا :تم بچو	كَبَآئِرَ مَا: بڑوں سے اس کے
تُنْهَوْنَ :تم کو منع کیا گیا	عَنْهُ : جس سے
نُكَفِّرْ :تو ہم دور کر دیں گے	عَنْكُمْ :تم سے
سَيِّاٰتِكُمْ :تمہاری برائیوں کو	وَنُدْخِلْكُمْ :اور ہم داخل کریں گے تم کو
مُّدْخَلًا كَرِيْمًا: داخل کرنے کی باعزت جگہ میں	وَلَا تَتَمَنَّوْا :اور تم لوگ تمنا مت کرو
مَا :اس کی	فَضَّلَ :فضیلت دی
اللّٰهُ :اللہ نے	بِهٖ :جس سے
بَعْضَكُمْ :تمہارے کسی کو	عَلٰى بَعْضٍ :کسی پر
لِلرِّجَالِ :مردوں کے لیے	نَصِيْبٌ :ایک حصہ ہے
مِّمَّا :اس میں سے جو	اكْتَسَبُوْا :انہوں نے کمایا
وَلِلنِّسَآءِ :اور عورتوں کے لیے ہے	نَصِيْبٌ :ایک حصہ
مِّمَّا :اس میں سے جو	اكْتَسَبْنَ :انہوں نے کمایا
وَسْئَلُوا :اور تم لوگ مانگو	اللّٰهَ :اللہ سے
مِنْ فَضْلِهٖ:اس کے فضل میں سے	اِنَّ اللّٰهَ :یقیناً اللہ
كَانَ :ہے	بِكُلِّ شَيْءٍ :تمام چیزوں کو
عَلِيْمًا: جاننے والا	

نوٹ 1:اردو میں ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص میرے پیسے کھا گیا' حالانکہ پیسہ کھایا نہیں جاتا۔ دراصل اس سے مراد یہ ہے کہ پیسے پر تصرّف حاصل کر لیا یا استعمال کر لیا۔ اسی طرح عربی میں لَا تَاْكُلُوْا کا مطلب ہے کہ تم لوگ تصرف مت کرو یا استعمال مت کرو۔ باطل یعنی ناحق میں وہ تمام طریقے شامل ہیں جو شرعاً ممنوع اور ناجائز ہیں۔ تجارت میں خرید وفروخت کے علاوہ ملازمت و مزدوری اور کرایہ کے معاملات بھی شامل ہیں۔ (معارف القرآن)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سب سے زیادہ پاک کمائی تاجروں کی کمائی ہے' بشرطیکہ وہ جب بات کریں

تو جھوٹ نہ بولیں' اور جب وعدہ کریں تو وعدہ خلافی نہ کریں' اور جب ان کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں' اور جب کوئی سامان خریدیں تو اُس سامان کو (بلاوجہ) برا اور خراب نہ بتائیں' اور جب اپنا سامان فروخت کریں تو (خلافِ واقعہ) اس کی تعریف نہ کریں' اور ان کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو ٹال مٹول نہ کریں اور جب ان کا قرض کسی کے ذمہ ہو تو اس کو تنگ نہ کریں۔ (منقول از معارف القرآن)

نوٹ ۲: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ﴾ پچھلے فقرے کا تتمہ بھی ہو سکتا ہے اور خود ایک مستقل فقرہ بھی۔ اگر پچھلے فقرے کا تتمہ سمجھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھانا خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے نظامِ تمدن خراب ہو جاتا ہے اور اس کے برے نتائج سے حرام خور آدمی خود بھی نہیں بچ سکتا' اور اس کی وجہ سے آخرت میں عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔ اور اگر اسے مستقل فقرہ سمجھا جائے تو اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ ایک دوسرے کو قتل مت کرو۔ دوسرے یہ کہ خودکشی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے جامع الفاظ استعمال کیے ہیں اور ترتیبِ کلام ایسی رکھی ہے کہ اس سے یہ تینوں مفہوم نکلتے ہیں اور تینوں حق ہیں۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۳: کبیرہ گناہوں سے بچنے میں یہ بھی داخل ہے کہ تمام فرائض و واجبات کو ادا کرے' کیونکہ فرض اور واجب کا ترک کرنا خود ایک کبیرہ گناہ ہے۔ تو حاصل یہ ہوا کہ جو شخص فرائض اور واجبات ادا کرتے ہوئے تمام کبیرہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچالے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمالِ صالحہ کو صغیرہ گناہوں کا کفارہ کر دیں گے۔

وضو کرنے سے' مسجد جاتے ہوئے ہر قدم پر' نماز اور دوسرے اعمالِ صالحہ سے گناہ معاف ہونے کا جو ذکر احادیث میں آتا ہے' ان سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبیرہ گناہ سچّی توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ (معارف القرآن)

نوٹ ٤: جن فضائل کی تمنا کرنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان کا تعلق ایسی چیزوں سے ہے جن پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے اور جن میں انسان کی کوشش کا کوئی دخل نہیں ہے' مثلاً کسی کا مرد یا عورت ہونا' کسی خاندان میں پیدا ہونا' خوش شکل ہونا' خوش آواز ہونا' وغیرہ۔ یہ تقدیری معاملات ہیں' جبکہ کچھ فضائل انسان کے اختیار میں ہیں' جیسے علمی' عملی اور اخلاقی کمالات حاصل کرنا۔ ان کے لیے اسی آیت میں ارشاد فرمایا کہ مرد اور عورت دونوں کو ان کی کوشش میں سے ایک حصہ ملے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اپنی کم ہمتی اور بے عملی پر پردہ ڈالنے کے لیے تقدیر کا بہانہ بنانا غلط ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۳۳ تا ۳۵

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاهْجُرُوْھُنَّ فِي

اَلۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيۡرًا ﴿٣٤﴾
وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا
يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ﴿٣٥﴾

و ف ق

وَفَقَ ـ يَفِقُ (ح) وَفْقًا : کسی چیز کا کسی کے ہم آہنگ ہونا' مطابق ہونا۔
وَافَقَ (مفاعلہ) وِفَاقًا: کسی کو کسی کے مطابق پانا۔ ﴿جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾﴾ (النباء) ''بدلہ ہوتے ہوئے مطابق۔''
وَفَّقَ (تفعیل) تَوۡفِيۡقًا : کسی کو کسی کے ہم آہنگ یا مطابق کرنا' ہم آہنگی دینا' آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''مَوۡلٰی'' کی جمع ''مَوَالِی'' ہے۔ ''جَعَلۡنَا'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے یہ ''مَوَالِيًا'' تھا' پھر مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی تو ''مَوَالِیَ'' استعمال ہوا۔ اس کا مضاف الیہ ''مِمَّا'' ہے۔ ''عَقَدَتۡ'' کا مفعول ''الَّذِيۡنَ'' ہے اور اس کا فاعل ''اَيۡمَانُكُمۡ'' ہے۔ ''فَالصّٰلِحٰتُ'' مبتدأ ہے۔ ''قٰنِتٰتٌ'' اور ''حٰفِظٰتٌ'' اس کی خبریں ہیں۔ ''خِفۡتُمۡ'' کا مفعول مرکب اضافی ''شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا'' ہے۔

ترجمہ:

وَلِكُلٍّ :اور سب کے لیے	جَعَلۡنَا :ہم نے بنائے
مَوَالِیَ مِمَّا :وارث اس میں جو	تَرَكَ :چھوڑا
الۡوَالِدٰنِ :والدین نے	وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ :اور قرابت داروں نے
وَالَّذِيۡنَ :اور ان کو جن کو	عَقَدَتۡ :باندھا
اَيۡمَانُكُمۡ :تمہاری قسموں نے	فَاٰتُوۡهُمۡ :تو تم لوگ دو ان کو
نَصِيۡبَهُمۡ :ان کا حصہ	اِنَّ اللّٰهَ :یقیناً اللہ
كَانَ :ہے	عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ :ہر چیز پر
شَهِيۡدًا :گواہ	اَلرِّجَالُ :مرد
قَوّٰمُوۡنَ :ذمہ دار' کفیل ہیں	عَلَى النِّسَآءِ :عورتوں پر
بِمَا :بسبب اس کے جو	فَضَّلَ :فضیلت دی
اللّٰهُ :اللہ نے	بَعۡضَهُمۡ :ان کے کسی کو
عَلٰى بَعۡضٍ :کسی پر	وَّبِمَاۤ :اور بسبب اس کے جو
اَنۡفَقُوۡا :انہوں نے خرچ کیا	مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ :اپنے مال میں سے
فَالصّٰلِحٰتُ :پس نیک عورتیں	قٰنِتٰتٌ :فرمانبرداری کرنے والیاں ہیں
حٰفِظٰتٌ :حفاظت کرنے والیاں ہیں	لِّلۡغَيۡبِ :پیٹھ پیچھے
بِمَا :اس کی جس کی	حَفِظَ :حفاظت کی (یعنی چاہی)

اللّٰهُ : اللہ نے	وَالّٰتِیْ : اور جن عورتوں سے
تَخَافُوْنَ : تم لوگ خوف کرتے ہو	نُشُوْزَهُنَّ : ان کی سرکشی کا
فَعِظُوْهُنَّ : تو نصیحت کرو ان کو	وَاهْجُرُوْهُنَّ : اور قطع تعلق کرو ان سے
فِی الْمَضَاجِعِ : بستروں میں	وَاضْرِبُوْهُنَّ : اور مارو ان کو
فَاِنْ : پھر اگر	اَطَعْنَكُمْ : وہ اطاعت کریں تمہاری
فَلَا تَبْغُوْا : تو مت تلاش کرو	عَلَيْهِنَّ : ان پر
سَبِيْلًا : کوئی الزام	اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ
كَانَ : ہے	عَلِيًّا : بلند
كَبِيْرًا : بڑا	وَاِنْ : اور اگر
خِفْتُمْ : تمہیں خوف ہو	شِقَاقَ بَيْنِهِمَا : ان دونوں کے درمیان باہمی مخالفت کا
فَابْعَثُوْا : تو کھڑا کرو	حَكَمًا : ایک منصف
مِّنْ اَهْلِهٖ : اس (مرد) کے گھر والوں سے	وَحَكَمًا : اور ایک منصف
مِّنْ اَهْلِهَا : اس (عورت) کے گھر والوں سے	اِنْ يُّرِيْدَآ : اگر وہ دونوں ارادہ کریں گے
اِصْلَاحًا : اصلاح کرنے کا	يُّوَفِّقِ : تو مطابقت پیدا کرے گا
اللّٰهُ : اللہ	بَيْنَهُمَا : ان کے درمیان
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ	كَانَ : ہے
عَلِيْمًا : جاننے والا	خَبِيْرًا : باخبر

نوٹ : عرب میں رواج تھا کہ کچھ لوگ آپس میں باپ بیٹے اور بھائی بھائی کے رشتے قائم کر لیتے تھے۔ اسی کے تحت رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔ اس رواج میں یہ بھی شامل تھا کہ مُنہ بولے رشتہ دار بھی حقیقی رشتہ داروں کے ساتھ ترکہ میں حصہ پاتے تھے۔ آیت ۳۳ میں اسی کی ہدایت ہے کہ مُنہ بولے رشتہ داروں کو بھی ان کا حصہ دو۔ بعد میں سورۃ الانفال کی آیت ۷۵ نازل ہونے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا' کیونکہ یہ ایک عبوری حکم تھا۔ اللہ تعالیٰ کے عبوری احکام کی حکمت اور ان کے اختتام کی وضاحت البقرۃ: ۱۶۰ کے نوٹ ۱ میں کی جا چکی ہے۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور دعوت و تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔